

نئی جوہر

حصہ - 1

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب
گیارہویں جماعت کے لیے

نہدیلی
اس بھڑے شہر میں کوئی ایسا نہیں
جو مجھے راہ چلنے کو پہچان سکے
دور آواز دے "اوپے اوسر بھرے"
دوڑوں اک دوسرے سے لپٹ کر وہیں
گرد و پیش اور ماحول کو بھول کر
گالیاں دے، ہنسیں، ہاتھ پاؤں گریں
پس کے پیر کی جھاڑوں میں ہنسنے لگیں
گھنٹوں اک دوسرے کی سنیں اور کہیں
اور اس ننگ روتوں کے بازو اریں
میری یہ قیمتی ہے بہاؤ نہ دے
اکیدن کے لیے ایناراج ہو کر
افضل الدیان

نیشنل کونسل



5193

विद्यया ऽ मृतमश्नुते



एन सी ई आर टी
NCERT

नیشنल कौन्सिल ऑफ ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ

NATIONAL COUNCIL OF EDUCATIONAL RESEARCH AND TRAINING

پہلا اردو ایڈیشن

فروری 2016 پھالگن 1937

دیگر طباعت

مئی 2019 جیشتھ 1941

جنوری 2021 ماگھ 1942

- جملہ حقوق محفوظ
- ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کیے بغیر، اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یاداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانیکی، فوٹوکاپنگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی تزیل کرنا منع ہے۔
- اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جا رہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر، اس شکل کے علاوہ جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی، اس کی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے، تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔
- کتاب کے صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے۔ کوئی بھی نظر ثانی شدہ قیمت چاہے وہ برقی مہر کے ذریعے یا چھپنی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے تو وہ غلط متصور ہوگی اور ناقابل قبول ہوگی۔

این سی ای آر ٹی کے پبلیکیشن ڈویژن کے دفاتر

این سی ای آر ٹی کمپس		
سری اروندو مارگ		
نئی دہلی - 110016	فون	011-26562708
108,100 فٹ روڈ ہوسٹلے کیرے ہیلی		
ایکسٹینشن بنائنٹری III اسٹیج		
بینگلورو - 560085	فون	080-26725740
نوجیوان ٹرسٹ بھون		
ڈاک گھر، نوجیوان		
احمد آباد - 380014	فون	079-27541446
سی ڈبلیو سی کمپس		
بمقابل ڈھانگل بس اسٹاپ، پانی ہاٹی		
کولکاتا - 700114	فون	033-25530454
سی ڈبلیو سی کامپلیکس		
مالی گاؤں		
گواہاٹی - 781021	فون	0361-2674869

PD NTR SPA

© نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، 2016

قیمت: ₹ ????.00

اشاعتی ٹیم

ہیڈ، پبلیکیشن ڈویژن	:	انوپ کمار راجپوت
چیف ایڈیٹر	:	شویتا آپل
چیف پروڈکشن آفیسر	:	ارون چتکارا
چیف بزنس مینجر	:	بباش کمار داس
ایڈیٹر	:	سید پرویز احمد
پروڈکشن آفیسر	:	عبد النعیم

این سی ای آر ٹی واٹر مارک 80 جی ایس ایم کاغذ پر شائع شدہ
سکریٹری، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ،
شری اروندو مارگ، نئی دہلی نے _____

_____ میں چھپوا کر پبلیکیشن ڈویژن سے شائع کیا۔

پیش لفظ

’قومی درسیات کا خاکہ-2005‘ میں سفارش کی گئی ہے کہ بچوں کی اسکولی زندگی، ان کی باہر کی زندگی سے ہم آہنگ ہونی چاہیے۔ یہ زاویہ نظر کتابی علم کی اُس روایت کی نفی کرتا ہے جس کے باعث آج تک ہمارے نظام میں اسکول، گھر اور سماج کے درمیان فاصلے حاصل رہے ہیں۔ نئے قومی درسیات کے خاکے پر مبنی نصاب اور نصابی کتابوں کی تیاری اسی بنیادی مقصد پر عمل آوری کی ایک کوشش کہی جاسکتی ہے۔ اس کوشش میں مختلف مضامین کو ایک دوسرے سے الگ رکھنے اور رٹ کر پڑھنے کے طریقہ کار کی حوصلہ شکنی بھی شامل ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ان اقدامات سے قومی تعلیمی پالیسی (1986) میں مذکور تعلیم کے ’طفل مرکوز نظام‘ کی طرف مزید پیش رفت ہوگی۔

اس کوشش کی کامیابی کا انحصار ان اقدامات پر ہے کہ اسکولوں کے پرنسپل اور اساتذہ اپنے تاثرات خود ظاہر کرنے اور ذہنی سرگرمیوں اور سوالوں کے ذریعے سیکھنے کے سلسلے میں بچوں کی ہمت افزائی کریں۔ ہمیں یہ ضرور تسلیم کرنا چاہیے کہ بچوں کو اگر موقع، وقت اور آزادی دی جائے تو وہ بڑوں سے حاصل شدہ معلومات کی بنیاد پر نئی معلومات مرتب کرتے ہیں۔ آموزش کے دوسرے ذرائع اور محل وقوع کو نظر انداز کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک اہم سبب، مجوزہ نصابی کتاب کو امتحان کے لیے واحد ذریعہ بنانا ہے۔ بچوں کے اندر تخلیقی صلاحیت اور پیش قدمی کے رجحان کو فروغ دینا اُسی وقت ممکن ہے جب ہم آموزشی عمل میں بچوں کو بہ حیثیت شریک کا قبول کریں اور ان سے اُسی طرح پیش آئیں۔ انھیں محض مقررہ معلومات کا جانکار نہ سمجھیں۔

یہ مقاصد اسکول کے نظام الاوقات (Time-Table) اور طریقہ کار میں معقول تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ روزمرہ معمولات میں نرمی کی اتنی ہی اہمیت یا ضرورت ہے جتنی کہ سالانہ کیلینڈر کے نفاذ اور محنت کی، تاکہ تدریس کے لیے دستیاب مدت کو حقیقتاً تدریس کے لیے وقف کیا جاسکے۔ تدریس اور اندازہ قدر کے طریقوں سے بھی اس امر کا تعین ہوگا کہ نصابی کتب بچوں میں ذہنی تناؤ اور اکتاہٹ پیدا کرنے کے بجائے ان کی اسکولی زندگی کو خوش گوار بنانے میں کس حد تک مؤثر ثابت ہوتی ہیں۔ نصابی بوجھ کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نصاب سازوں نے مختلف سطحوں پر معلومات کی تشکیل نو اور اُسے نیازِ خدینے کی غرض سے بچوں کی نفسیات اور تدریس کے لیے دستیاب وقت پر زیادہ سنجیدگی کے ساتھ توجہ دی ہے۔ اس مخلصانہ کوشش کو مزید بہتر بنانے کے لیے نصابی کتابیں سوچنے اور حیرتوں کو جگائے رکھنے، چھوٹے گروپوں میں بحث و مباحثہ کو فروغ دینے اور عملاً انجام دی جانے والی سرگرمیوں کو زیادہ اولیت دیتی ہیں۔

این سی ای آر ٹی اس کتاب کے لیے خصوصی صلاح کار پروفیسر شمیم حنفی اور تشکیل کی گئی کمیٹی کی مخلصانہ کوششوں کی شکر گزار ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں جن اساتذہ نے حصہ لیا، ہم ان کے متعلقہ اداروں کے بھی شکر گزار ہیں۔ ہم ان سبھی اداروں اور تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے وسائل، ماخذ اور عملے کی فراہمی میں فراخ دلی کا ثبوت دیا۔ باضابطہ اصلاح اور اپنی اشاعت کے معیار کو مسلسل بہتر بنانے کے مقصد کی پابند ایک تنظیم کے طور پر این سی ای آر ٹی تمام مشوروں اور آرا کا خیر مقدم کرتی ہے تاکہ اس کتاب کو نظر ثانی کے بعد مزید کارآمد اور با معنی بنایا جاسکے۔

پروفیسر بی۔ کے۔ تراپاھی
ڈائریکٹر
نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ
دہلی

مارچ، 2015

نئی دہلی

اس کتاب کے بارے میں

بچوں میں تخلیقیت کا جو ہر فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل سے خوب کام لیتے ہیں اور کھیل کھیل میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ ننھے منے بچے بچیاں گھر وندے بنانے اور گڑیا گڈے کی شادی رچانے کا گر جانتے ہیں۔ اسی طرح مختلف فنون کی بھی الگ الگ دنیاں ہوتی ہیں جو کہ عام انسانوں کی دنیا سے مختلف اور پُر اسرار ہوتی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد بچوں کی تخلیقی مہارت کو فروغ دینا ہے۔ تخلیقیت کا جو ہر فطری ہوتا ہے اور اس کی حفاظت ضروری ہے۔ اسی کے ساتھ اسے مزید ترقی دینے کی کوشش بھی جاری رہنی چاہیے۔ موجودہ زمانے میں کاروباری طرز زندگی کے چلن اور بدلتی ہوئی قدروں کے نتیجے میں طالب علموں کی تخلیقیت خاصی متاثر ہوئی ہے۔ اب نہ تو وہ فطرت کے حسن سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور نہ اپنے جمالیاتی ذوق کی تربیت کا انھیں خیال آتا ہے۔ موجودہ طرز زندگی ایسی نہیں کہ تعلیم کے دوران بچوں کی جمالیاتی نشوونما بھی مناسب طریقے سے کی جاسکے۔ تعلیم سے شخصیت میں جو روشنی پیدا ہوتی ہے یا بچوں کے احساسات اور جذبات میں جو نکھار پیدا ہونا چاہیے، ان باتوں کی طرف توجہ روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے۔ تعلیم کا اصل مقصد بچوں میں حسن، خیر اور صداقت کے جوہر کی پرورش ہے۔ بہت سے ایسے کام بھی ہیں جو بظاہر غیر مفید معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً فطرت کے مناظر سے لطف اٹھانا، مصوری اور موسیقی سے محظوظ ہونا۔ ان سب کے لیے ضروری ہے کہ بچوں کے جمالیاتی ذوق کی تربیت کی جائے۔ اس کتاب کا مقصد یہی ہے کہ بچوں میں صحت مند اقدار کا شعور پیدا کیا جائے اور وہ صرف کاروباری مقاصد کے پابند ہو کر نہ رہ جائیں۔

ہمارے عہد میں تخلیقی تحریر کو اختراعی اور تجرباتی سطح پر حیات نو بخشنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ادب، ترجمے اور میڈیا کے شعبوں میں نئی نئی تحریری اقسام وجود میں آرہی ہیں۔ زبان کا تخلیقی استعمال بہت بڑی طاقت اور استعداد ہے۔ اس کی تربیت ضروری ہے۔ زبان و ادب کے تخلیقی استعمال سے طالب عالم ہم عصر معاشرتی حقائق، متنوع افکار اور ثقافتوں کی نمائندگی کر سکیں گے نیز ان پر اظہار خیال کر سکیں گے۔

تخلیقیت رنگارنگی کا احترام سکھاتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ کثرت میں وحدت کے تصور سے کیسے لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ طلباء میں فطری طور پر موجود تخلیقی توانائی کو مناسب جہت عطا کی جائے تاکہ بہتر مستقبل کی امید کی جاسکے۔ اس لیے کہ کسی عمدہ تحریر میں رائے عامہ کو ہموار کرنے یا تبدیل کرنے کی قوت ہوتی ہے۔

ہندوستان ایک کثیر لسانی ملک ہے۔ یہاں بہت ساری زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ اس کے مختلف علاقوں میں الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ الگ الگ زبانوں کے بولنے والے عموماً آپس میں رابطے کے لیے کسی ایسی زبان کا استعمال کرتے ہیں جن سے وہ دونوں واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں دو یا دو سے زیادہ

زبانوں کا علم ضروری ہے۔ کوئی فرد خود کو کسی واحد زبان تک محدود نہیں رکھ سکتا۔ بات چیت کرتے ہوئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم جملے کا آغاز ایک زبان میں کرتے ہیں اور اس کا اختتام دوسری زبان میں ہوتا ہے۔ اس لیے اُسے ایک سے زیادہ زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کتاب کی تیاری میں اس بات کو ذہن میں رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مختلف زبانوں کی خصوصیات سے واقف کرا دیا جائے۔ ہمارے کثیر لسانی تناظر میں یہ ضروری ہے کہ ترجمے کو ایک تخلیقی سرگرمی کے طور پر متعارف کرایا جائے۔

تخلیقی تحریر اور ترجمے کا نصاب یہ مطالبہ کرتا ہے کہ طلباء کی جانچ ہمہ جہت ہونی چاہیے۔ اس کا مقصد طلباء میں تخلیقی تحریر کے متعلق ان کی معلومات اور مہارتوں کو جلا بخشنا ہے۔ نیز ان کی دل چسپی کے پیش نظر انہیں ایک سمت عطا کرنا ہے۔ معلم اپنے الگ الگ طالب علموں کے لیے الگ الگ انداز اختیار کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے معلم کو طلباء کی دشواریوں کی شناخت کرنی ہوگی۔ ساتھ ہی ان کے اعتماد کی سطح اور ان کی صلاحیتوں کا پتہ لگانا ہوگا۔

صرف نمبروں یا گریڈ کی بنیاد پر طلباء کا تجربہ نہیں کیا جانا چاہیے۔ معلم کی طرف سے تعمیری رائے زیادہ موثر ہوگی اور اس لیے جانچ کے ایک وسیلے کے طور پر تحریری متن ہی کافی نہیں ہوگا۔ معلم پورے سال کے اپنے مشاہدات اور طالب علموں کے کاموں کو پیش نظر رکھیں۔ یعنی اس جائزے کا انحصار پورٹ فولیو، زبانی پیش کش، گروپ میں کیے گئے کام اور طلباء کے اپنے تجزیے پر مبنی ہونا چاہیے۔ تجزیے کے عمل میں طالب علم کے انفرادی اظہار کو خاطر خواہ اہمیت دینی ضروری ہے۔ اس کتاب میں کئی قسم کی سرگرمیاں دی گئی ہیں تاہم طلباء کی دلچسپیوں اور تقاضوں کے مطابق کچھ اور سرگرمیاں بھی وضع کی جاسکتی ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ انہیں تخلیقی عمل کی نوعیت کے بارے میں علم فراہم کیا جائے تاکہ وہ اس عمل سے لطف اندوز ہو سکیں جو اس نصاب کا بنیادی مقصد ہے۔

معلم کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ سبھی طالب علموں کی تخلیقیت اور تفہیم کی سطح الگ الگ ہوتی ہے۔ معلم کو چاہیے کہ طلباء کو ان کی انفرادی دلچسپی اور تخلیقیت کے مطابق تربیت دیں۔ طالب علم مرکز ماحول میں معلم کا رول ایک دوست کا سا ہے۔ اس سے معلم اور طالب علم کے درمیان مستقل بات چیت ممکن ہو سکے گی۔ نیز مثبت رویہ اور اظہار کی آزادی طالب علموں کی خوف کی سطح کو کم کرنے میں اہم رول ادا کرے گی۔ دوسری طرف ان کی خود اعتمادی اور خود انضباطی میں اضافہ ہوگا۔ یہ نصاب طلباء کو مختلف زبانوں کے ساتھ تخلیقی تعامل کا موقع فراہم کرتا ہے۔

اظہارِ تشکر

اس کتاب میں ڈی ٹی پی آپریٹر محمد تعمیر حسین نے پوری دل چسپی سے حصہ لیا ہے۔ کونسل ان کی شکرگزار ہے۔ اس درسی کتاب کی تیاری میں جن ماہرین تعلیم نیز اردو اساتذہ نے عملی تعاون سے نوازا، کونسل ان سبھی کا شکریہ ادا کرتی ہے۔

تبدیلی
اس بھرتے شہر میں کوئی ایسا نہیں
جو کچھ راہ چلتے کو پہچان سے
دور آواز دے "اوبے اوسر کیرے"
دروں اک دوسرے سے لپٹ کر وہیں
گھر دہش اور ماحول کو بھول کر
گالیاں دیں، نہیں، ہاتھ پاؤں کڑی
پس کے پیر کی جھاڑوں میں بٹھ کر
گھنٹوں اک دوسرے کی سنیں اور کہیں
اور اس نیک روحوں کے بازار میں
میری یہ قیمتی بے بہار زندگی
ایک دن کے لیے ایناراج ہو کر لے
افضل الدیان

© NCERT
not to be republished

کمیٹی برائے تخلیقی جوہر-1

خصوصی صلاح کار

شمیم خفی، پروفیسر ایمریٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

چیف کوآرڈینیٹر

کے۔سی۔ترپاٹھی، پروفیسر اینڈ ہیڈ، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

اراکین

اقبال مسعود، سابق جوائنٹ سکریٹری، مدھیہ پردیش اردو اکادمی، بھوپال
آفاق ندیم خاں، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش
خان شاہد وہاب، لکچرر، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، نورنگر، جامعہ نگر، نئی دہلی
خواجہ محمد اکرام الدین، پروفیسر، ہندوستانی زبانوں کا مرکز، جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی
زبیر رضوی، سابق ڈائریکٹر، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی
شافق قدوائی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف جرنلزم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
شاہد پرویز، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائریکٹر، دہلی ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، دہلی
شمیم احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو اور فارسی، سینٹ اسٹیفنز کالج، دہلی یونیورسٹی، دہلی
صغیر اختر، ٹی جی ٹی، اردو، مظہر الاسلام سکندری اسکول، فراش خانہ، دہلی
عتیق اللہ، پروفیسر (ریٹائرڈ)، شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی، دہلی
علی رفادتی، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف لنگویسٹکس، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
غضنفر علی، پروفیسر اینڈ ڈائریکٹر، اکیڈمی فار پرفیشنل ڈیولپمنٹ آف اردو میڈیم ٹیچرس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
فیروز عالم، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
قمر اہدی فریدی، پروفیسر، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ، اتر پردیش
محمد احسن، پروفیسر اینڈ ریجنل ڈائریکٹر، بھوپال ریجنل سینٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، بھوپال، مدھیہ پردیش

محمد افضال حسین، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو اور فارسی، ڈاکٹر ہری سنگھ گورنمنٹ یونیورسٹی، ساگر، مدھیہ پردیش
 محمد ثکیل اختر، پروڈیوسر، ریڈیو جامعہ، اے جے کے ماس کمیونیکیشن ریسرچ سنٹر، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
 محمد نعمان خاں، پروفیسر (ریٹائرڈ)، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 محمد نفیس حسن، لیکچرار، اردو، گورنمنٹ بوائز سینئر سیکنڈری اسکول، بیلاروڈ، دریانگ، نئی دہلی
 نصرت جہاں، ایسوسی ایٹ پروفیسر، سریندر ناتھ ایونگ کالج، کولکاتا، مغربی بنگال
 محمد معظم الدین، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 سندھیا سنگھ، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 کیرتی کپور، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 میناکشی کھار، اسسٹنٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 چمن آراخان، ایسوسی ایٹ پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

ممبر کوآرڈینیٹر

دیوان ستان خاں، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی
 محمد فاروق انصاری، پروفیسر، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان لینگویجز، این سی ای آر ٹی، نئی دہلی

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت و سنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو ایک مقتدر، سماج وادی، غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں۔

انصاف سماجی، معاشی اور سیاسی

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت

مساوات بہ اعتبار حیثیت اور موقع اور ان سب میں

اخوت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور سالمیت کا یقن ہو۔

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر 1949ء کو یہ آئین ذریعہ ہذا اختیار کرتے ہیں، وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

1- آئینی (پالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”مقتدر عوامی جمہوریہ“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

2- آئینی (پالیسویں ترمیم) ایکٹ، 1976 کے سیکشن 2 کے ذریعہ ”قوم کے اتحاد“ کی جگہ (1977-1-3 سے)

ترتیب

iii

پیش لفظ

v

اس کتاب کے بارے میں

تبدیلی

اسی لئے مشن میں کوئی ایسا نہیں
جو مجھے راہ چلنے کو پہچان سکے

1

روشنی کے دو سرے سے لپٹ کر وہیں
گھر میں اور ماحول کو بھول کر

5

پہنیں، ہاتھ پاؤں گھسی
پہنیں، ہاتھ پاؤں گھسی

15

کھنڈا کر کے دو سرے کی سنیں (دور سنیں)
دور اس تک روحوں کے بازار میں

26

میری یہ فہم ہے بہار زندگی
آج کل کے بازار میں

39

افترال پران

42

65

85

88

99

128

131

139

155

I اکائی I تخلیقیت اور تحریر

باب 1: تخلیقیت کیا ہے؟

باب 2: تحریر میں تخلیقی اظہار

باب 3: جملہ، پیرا گراف اور بیان کے اسالیب

II اکائی II ادبی اظہار

باب 1: نثر

باب 2: شاعری

III اکائی III عوامی ذرائع ابلاغ

باب 1: عوامی ذرائع ابلاغ — پرنٹ میڈیا

باب 2: میڈیا کے لیے لکھنا

IV اکائی IV ترجمہ

باب 1: ترجمہ — ایک مختصر تعارف

باب 2: ترجمے کی اقسام

فرہنگ

تخلیقی جو ہر حصہ — 2

تخلیقی تحریر اور ترجمہ کی درسی کتاب

بارہویں جماعت کے لیے

اکائی V

◀ ادبی اظہار — II

اکائی VI

◀ میڈیا کے لیے لکھنا — II

اکائی VII

◀ ترجمہ — II

اکائی VIII

◀ ترجمے اور ادارت (ایڈیٹنگ) کے وسائل

راہیں بھرے شہر میں کوئی الیسا نہیں
جو مجھے راہ چلتے تو پہچان لے
دور آواز دے "اوبے اوسر بولے"
دوڑوں اک دوسرے سے لپٹ کر وہیں
گرد و پیش اور ماحول کو بھول کر
گالیاں دیں، نہیں، ہاتھ پائی نہیں
پس کے پیچھے کی جھاڑوں میں بیٹھ کر
گفتگوں اک دوسرے کی سنیں زور سے
اور اس نیک روجوں کے سائز میں
میری یہ فیمینی ہے بہار زندگی
اک دن کے لیے اینارم نوکری

افضل الہیائی

مجموعہ جلد
(تاریک سیاہ)